رسالہ ۳

برکاتُ الامداد لِاہلِ الاستمداد

۱۳۱۱ھ

تصنیف، مولانا الشاہ احمد رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خدا کے بندگان خاص سے مدد طلب کرنا

تقدیم

انبیائے کرام و اولیائے عظام اللہ سے تقرب خاص رکھنے کی وجہ سے ہماری مدد کرتے ہیں۔ یہ مدد روحانی بھی ہو سکتی ہے اور جسمانی بھی، زندگی میں بھی اور بعد از وفات بھی، بزرگانِ دین کا اپنے متوسلین کو مدد دینا بحکم الٰہی ہوتا ہے وہ اللہ کی اذن کے بغیر کچھ نہیں کرتے ہیں۔ ان کا نہ تو اللہ پر زور چلتا ہے اور نہ زبردستی، بلکہ اللہ کا ان پر سراسر فضل اور عین عنایت ہے کہ ان کے طفیل دوسروں کی مرادیں بر آتی ہیں۔ بزرگانِ دین سے مدد طلب کرنا درحقیقت اللہ ہی سے مدد طلب کرنا ہے کیونکہ وہ "من دون اللہ" نہیں ہیں بلکہ ولی اللہ ہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ نے اس مسئلے کو پوری شرح کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ م۔

برکاتُ الاِمداد لِاَھلِ الاستمداد

۱۳ ھ ۱۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مسئلہ از سہسوان محلہ شہباز پورہ مرسلہ احمد نبی خان
۱۴ ؍ شعبان المعظم ۱۳۱۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ آیتہ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡن کے معنی ایک شخص یوں بیان کرتا ہے کہ استعانت غیر حق کی شرک ہے ؎

دیکھ حصر نستعیں اے پاک دیں
استعانت غیر سے لائق نہیں
ذات حق بیشک ہی نعم المستعان
حیف ہے گر غیر حق کا ہو دھیان

اور علمائے صوفیائے کرام کا عقیدہ یوں ظاہر کرتا ہے کہ حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی رحمہ اللہ تعالیٰ کا بھی یہی ایمان تھا کہ ؎

نداریم غیر از تو فریاد رس
توئی عاصیاں را خطا بخش و بس

اور حضرت مولانا نظامی گنجوی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی دعا میں عرض کرتے تھے ؎

بزرگا بزرگی دہا بے کسم
توئی یاوری بخش دیاری رسم

اور حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ کا قصہ دلچسپ و عبرت انگیز بیان کرتا ہے جو تحفۃ العاشقین میں لکھا ہے کہ ایک روز آپ نماز پڑھتے تھے جب نستعین پر پہنچے، بے ہوش ہو کر گر پڑے، جب ہوش آیا فرمایا۔ جب رب العالمین اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ فرمائے اور میں غیر حق سے مدد مانگوں، مجھ سے زیادہ بے ادب کون ہوگا۔ دوسری آیت شریف جناب ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قصہ کی کہ اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ ہے بیان کرتا ہے اور بہت سی آیاتِ شریفہ اور احادیث پاک اور قول علماء و صوفیاء بتاتا ہے، لہٰذا مستدعی خدمت عالی ہوں کہ تردید اس کی مرحمت ہو کہ اس شخص سے بیان کردوں۔ جواب قرآن کا قرآن سے حدیث کا حدیث سے، اقوال کا اقوال سے ارشاد فرمائیے گا اور معنی لفظی ہوں۔ بیّنوا توجروا۔

راقم نیاز مند احمد نبی خاں از سہسوان

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَبِہٖ نَسْتَعِیْنُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی

اَعْظَمِ غَوْثٍ وَاَکْرَمِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ ہ

الحمدللہ، آیاتِ کریمہ تو مسلمان کی ایمان ہیں۔ اور حضرت مولانا سعدی و مولانا نظامی قدس سرہما السامی کے جو اشعار نقل کئے وہ بھی حق ہیں مگر یہ شخص حق باتوں سے باطل معنی کا ثبوت چاہتا ہے، جو ہرگز نہ ہوگا۔

آیۂ کریمہ اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ کو تو اس مقام سے کوئی علاقہ ہی نہیں، اس میں توجہ بہ قصد عبادت کا ذکر ہے کہ میں اپنی عبادت سے اسی کا قصد کرتا ہوں جس نے پیدا کئے آسمان و زمین، نہ یہ کہ مطلق توجّہ کا جس میں انبیاء و اولیاء علیہم الصّلوٰۃ والسلام سے استعانت بھی داخل ہوسکے۔ جلالین شریف میں اس آیتِ کریمہ کی تفسیر فرمائی:

قالوا لہ ما تعبد قال انی وجہت وجہی قصدت بعبادتی الخ

یعنی کافروں نے سیدنا ابراہیم علیہ الصّلوٰۃ والسلام سے کہا۔ تم کسے پوجتے ہو؟ فرمایا، میں اپنی عبادت سے اس کا قصد کرتا ہوں جس نے بنائے آسمان و زمین۔

آیت میں اگر مطلق توجّہ مراد ہو تو کسی کی طرف منہ کرکے باتیں کرنا شرک ہو، کہ قبلہ بھی غیرِ خدا ہے۔ خدا نہیں، اور رب العزت جلّ وعلا کا ارشاد:

وَحَیْثُمَا کُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ شَطْرَہٗ

جہاں کہیں ہو اپنا منہ قبلہ کی طرف کرو۔

معاذاللہ شرک کا حکم دینا ٹھیرے۔ مگر وہابیہ کو عقل کم ہے۔ آیہ کریمہ وایاک نستعین ومناجات سعدی ونظامی میں استعانت وفریادرسی ویاوری ویاری کا حضرت عزت جل وعلا میں حصر ہے۔ نہ مطلق کا۔ اور بلاشبہ حقیقت ان امور بلکہ ہر کمال بلکہ وجود وہستی کی خاص بجناب احدیت عزوجل ہے۔

استعانت حقیقیہ یہ کہ اسے قادر بالذات ومالک مستقل وغنی و بے نیاز جانے، کہ بے عطائے الٰہی وہ خود اپنی ذات سے اس کام کی قدرت رکھتا ہے۔ اس معنی کا غیر خدا کے ساتھ اعتقاد ہر مسلمان کے نزدیک شرک ہے۔ نہ ہر گز کوئی مسلمان غیر کے ساتھ اس معنی کا قصد کرتا ہے بلکہ واسطۂ وصولِ فیض وذریعہ ووسیلہ قضائے حاجات جانتے ہیں اور یہ قطعاً حق ہے۔ خود رب العزت تبارک وتعالیٰ نے قرآنِ عظیم میں حکم فرمایا:

وَابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ   اللہ کی طرف وسیلہ ڈھونڈو

بہ ایں معنی استعانت بالغیر ہر گز اس حصر اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن کے منافی نہیں جس طرح وجود حقیقی کہ خود اپنی ذات سے بے کسی کے پیدا کئے موجود ہونا خاص بجناب الٰہی تعالیٰ وتقدس ہے پھر اس کے سبب دوسرے کو موجود کہنا شرک ہو گیا جب تک وہی وجود حقیقی نہ مراد لے۔ حقائق الاشیاء ثابتۃ پہلا عقیدہ اہل اسلام کا ہے یوں ہی علم حقیقی کہ اپنی ذات سے بے عطائے غیر ہو، اور تعلیم حقیقی کہ بذاتِ خود بے حاجت

بدیگرے القائے علم کرے، اللہ جل جلالہٗ سے خاص ہیں، پھر دوسرے کو عالم کہنا یا اس سے علم طلب کرنا شرک نہیں ہو سکتا، جب تک وہی معنی اصلی مقصود نہ ہوں۔ خود رب العزت تبارک وتعالیٰ قرآنِ عظیم میں اپنے بندوں کو علیم وعلماء فرماتا ہے اور حضور اقدس سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت ارشاد فرماتا ہے یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ یہ نبی انھیں کتاب وحکمت کا علم عطا کرتا ہے۔

یہی حال استعانت وفریاد رسی کا ہے کہ ان کی حقیقت خاص بخدا اور بمعنی وسیلہ وتوسّل وتوسّط غیر کے ثابت اور قطعاً روا بلکہ یہ معنی تو غیر خدا ہی کے لئے خاص ہیں۔ اللہ عزّوجل وسیلہ وواسطہ بننے سے پاک ہے۔ اس سے اوپر کون ہے کہ یہ اس کی طرف وسیلہ ہوگا، اور اس کے سوا حقیقی حاجت روا کون ہے کہ یہ درمیان واسطہ بنے گا ولہٰذا حدیث شریف میں ہے جب اعرابی نے حضور پرنور صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم حضور کو اللہ تعالیٰ کی طرف شفیع بناتے ہیں اور اللہ عزّوجل کو حضور کے سامنے شفیع لاتے ہیں، تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر سخت گراں گذرا اور دیر تک سبحان اللہ سبحان اللہ فرماتے رہے پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

ویحك! انہ لا یستشفع باللہ علی احد شان اللہ اعظم من ذلك ٭

ارے نادان! اللہ تعالیٰ کو کسی کے پاس سفارشی نہیں لاتے ہیں۔ اللہ وتبارک تعالیٰ کی شان اس سے

بہت بڑی ہے ؛ رواہ ابوداود عن جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ؛

اہل اسلام انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے یہی استعانت کرتے ہیں جو اللہ عزوجل سے کیجئے تو اللہ اور اللہ کا رسول غضب فرمائیں اور اسے اللہ جل وعلا کی شان میں بے ادبی ٹھیرائیں اور حق تو یہ ہے کہ اس استعانت کے معنی اعتقاد کر کے جناب الٰہی جل وعلا سے کرے تو کافر ہو جائے مگر ان حمقاء کی بدعقلی کو کیا کہیئے ، نہ اللہ تعالیٰ کا ادب ۔ نہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خوف ۔ نہ ایمان کا پاس ۔ خواہی نخواہی اس استعانت کو بھی اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ میں داخل کر کے جو اللہ تعالیٰ کے حق میں محال قطعی ہے اسے اللہ تعالیٰ سے خاص کئے دیتے ہیں ۔ ایک بے وقوف شخص نے کہا تھا ؎

وہ کیا ہے جو نہیں ملتا خدا سے
جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے کہا ۔ ؎

توسل کر نہیں سکتے خدا سے
اسے ہم مانگتے ہیں اولیاء سے

یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ خدا سے توسل کر کے اسے کسی کے یہاں وسیلہ و ذریعہ بنائیے ۔ اسی وسیلہ بننے کو ہم اولیائے کرام سے مانگتے ہیں کہ وہ بارگاہِ الٰہی میں ہمارا وسیلہ و ذریعہ و واسطۂ قضائے حاجات ہو جائیں ۔ اس بیوقوفی

کے سوال کا جواب اللہ عزّ وجل اس آیۂ کریمہ میں دیا ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝

اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم یعنی گناہ کر کے تیرے پاس حاضر ہوں، پس اللہ سے معافی چاہیں، اور معافی مانگے ان کے لئے رسول۔ تو بے شک اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں:

کیا اللہ تعالیٰ اپنے آپ نہیں بخش سکتا تھا۔ پھر یہ کیوں فرمایا۔ کہ اے نبی، تیرے پاس حاضر ہوں اور تو اللہ سے ان کی بخشش چاہے تو یہ دولت ونعمت پائیں گے، یہی ہمارا مطلب ہے جو قرآن کریم کی آیت صاف فرما رہی ہے، مگر یہ لوگ تو عقل نہیں رکھتے۔

خدارا انصاف اگر کریمہ اِیَّاكَ نَسْتَعِيْنُ میں مطلق استعانت کا ذات الٰہی جلّ وعلا میں حصر مقصود ہو، تو کیا صرف انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہی سے استعانت شرک ہو گی، کیا یہی غیر خدا ہیں اور سب اشخاص و اشیاء ان لوگوں کے نزدیک خدا ہیں۔ یا آیت میں خاص انھیں کا نام لے دیا ہے کہ ان سے شرک اوروں سے روا ہے۔ نہیں نہیں جب مطلقاً ذات احدیت سے تخصیص اور غیر سے شرک ماننے کی ٹھیری تو کیسی ہی استعانت کسی غیر خدا سے کی جائے ہمیشہ ہر طرح شرک ہی ہو گی کہ انسان ہوں یا جمادات، احیاء ہوں یا اموات۔ ذوات ہوں یا صفات

افعال ہوں، یا حالات، غیر خدا ہونے ہیں۔ اب کیا جواب ہے آیۂ کریمہ کا کہ ربّ جلّ وعلا فرماتا ہے:

وَاسْتَعِینُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ استعانت کرو صبر و نماز سے۔

کیا صبر خدا ہے جس سے استعانت کا حکم ہوا ہے۔ کیا نماز خدا ہے جس سے استعانت کو ارشاد کیا ہے۔ دوسری آیت میں فرماتا ہے:

وَتَعَاوَنُوا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی آپس میں ایک دوسرے کی مدد کرو بھلائی اور پرہیزگاری میں

کیوں صاحب اگر غیر خدا سے مدد ملنی مطلقاً محال، تو اس حکمِ الٰہی کا حاصل کیا۔ اور اگر ممکن تو جس سے مدد مل سکتی ہے اس سے مدد مانگنے میں کیا زہر گھل گیا۔

حدیثوں کی گنتی ہی نہیں۔ بکثرت احادیث میں صاف صاف حکم ہے کہ صبح کی عبادت سے استعانت کرو شام کی عبادت سے۔ استعانت کرو کچھ رات رہے کی عبادت سے۔ استعانت کرو علم کے لکھنے سے۔ استعانت کرو سحری کے کھانے سے، استعانت کرو دوپہر کے سونے سے۔ استعانت کرو صدقے سے۔ استعانت کرو عورتوں کی خانہ نشینی میں انھیں نگار رکھنے میں۔ استعانت کرو حاجت روائیوں میں حاجتیں چھپانے سے استعانت کرو، کیا یہ سب چیزیں کہ ان سے استعانت کا حکم آیا۔ یہ حدیثیں خیال میں نہ ہوں تو مجھ سے سنئے:

البخاری والنسائی عن ابوہریرہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ عن النبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم
استعینوا بالغداۃ والروحۃ
وشیٔ من الدلجۃ ؛

وسلم سے روایت کرتے ہیں،
صبح، شام، اور صبح کے قریب
کی عبادت سے مدد چاہو، م
(بخاری)

الترمذی عن ابن
عباس رضی اللہ تعالےٰ
عنہم عن النبی صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم
استعن بیمینک علیٰ حفظک

ابن عباسؓ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے
ہیں، کہ اپنی یادداشت کی مدد
کرو لکھ کر، م۔ (ترمذی)

ابن ماجۃ والحاکم
والطبرانی فی الکبیر والبیہقی
فی شعب الایمان عنہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ
وسلم، استعینوا بطعام
السحر علیٰ صیام النہار
وبالقیلولۃ علیٰ قیام
اللیل ؛

ابن ماجہ، حاکم اور طبرانی
نے الکبیر میں اور بیہقی نے
شعب الایمان میں ابن عباسؓ
سے روایت کی کہ سحری سے
دن کے روزے پر مدد حاصل
کرو اور قیلولہ سے رات
کی عبادت پر، م
(ابن ماجہ)

الدیلمی فی مسند الفردوس عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، استعینوا علی الرزق بالصدقۃ

دیلمی نے مسند فردوس میں عبد اللہ بن عمرؓ سے مرفوعاً روایت کی، "کہ رزق پر صدقے سے مدد حاصل کرو: م

(دیلمی)

ابن عدی فی الکامل عن انس بن مالکؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، استعینوا علی النسآءِ بالعری فاِنّ اِحدٰیھُنّ اذا کَثُرَتْ ثیابھا واحسنت زینتھا اعجبھا الخروج:

ابن عدی نے کامل میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، عورتوں کو (یعنی کپڑے کم پہنا کر۔ زیادہ کپڑے نہ پہنا کر) رکھ کر، مدد چاہو (ان کے گھر بیٹھنے پر) کیونکہ جب کسی عورت کے پاس کپڑے زائد ہو جاتے ہیں اور وہ آرائش وزیبائش زائد کرلیتی ہے تو گھر سے باہر نکلنا اس کو پسند آتا ہے۔ م

الطبرانی فی الکبیر والعقیلی وابن عدی

طبرانی نے کبیر میں عقیلی اور ابن عدی اور

والبونعيم فى الحلية والبيهقى فى الشعب عن معاذ بن جبل والخطيب عن ابن عباس والخلعى فى فوائده عن امير المومنين على ن المرتضى والخرائطى فى اعتلال القلوب عن امير المومنين عمر الفاروق رضى الله تعالىٰ عنهم عن النبى صلى الله تعالىٰ عنهم وسلم،

استعينوا على انجاح الحوائج بالكتمان۔

ابونعیم نے حلیہ میں اور بیہقی نے شعب میں معاذ بن جبل سے اور خطیب نے ابن عباس اور خلعی نے اپنے فوائد میں امیر المومنین علیؓ سے اور خرائطی نے اعتلال القلوب میں عمر فاروقؓ سے مرفوعاً روایت کی کہ مقاصد میں کامیابی انکے چھپانے سے مدد حاصل کرو۔ م

مذکورہ بالا دس۱۰ حدیثیں تو افعال سے استعانت میں ہوئیں، اب بیس۲۰ حدیثیں اشخاص سے استعانت میں لیجئے تاکہ تیس۳۰ احادیث کا عدد کامل ہو۔

حدیث ۱۱۔ احمد و ابوداؤد و ابن ماجہ بسند صحیح، حضرت ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے راوی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

انا لا نَسْتَعِیْنُ بِمُشْرِكٍ — ہم کسی مشرک سے استعانت نہیں کرتے۔

اگر مسلمان سے استعانت بھی ناجائز ہوتی، تو مشرک کی تخصیص کیوں فرمائی جاتی ولہٰذا امیرالمومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ایک نصرانی غلام وثیق نامی سے کہ دنیاوی طور کا امانت دار تھا، ارشاد فرماتے:

اسلم استعن بک علی امانۃِ المسلمین۔ — تو مسلمان ہو جا کہ میں مسلمانوں کی امانت پر تجھ سے استعانت کروں۔

وہ نہ مانتا، تو فرماتے:

"ہم کافر سے استعانت نہ کریں گے۔"

حدیث ۱۲۔ امام بخاری تاریخ میں جبیب بن یساف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے:

انا لا نستعین بالمشرکین علی المشرکین۔ — ہم مشرکوں سے مشرکوں پر استعانت نہیں کرتے۔

ورواہ الامام احمد ایضاً۔

حدیث ۱۳۔ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن نسائی میں ہے کہ چند قبائل عرب نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

سے استعانت کی، حضور والا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدد عطا فرمائی

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتاہ رعل و ذکوان وعصیۃ وبنو لحیان فزعموا انھم قد اسلموا واستمدوہ علی قومھم فامدھم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ؛ الحدیث۔	انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ کی خدمت میں رعل، ذکوان، عصیہ اور بنو لحیان آئے اور اسلام کا دعویٰ کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی قوم پر مدد چاہی آپ نے ان کی مدد کی۔ م

حدیث ۱۴۔ صحیح مسلم و ابو داؤد و ابن ماجہ و معجم کبیر طبرانی میں ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، کہ حضور پر نور سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان (ربیعہ بن کعب اسلمی) سے فرمایا، مانگ کیا مانگتا ہے کہ ہم تجھے عطا فرمائیں۔ عرض کی، میں حضور سے سوال کرتا ہوں، کہ جنت میں حضور کی رفاقت عطا ہو۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، بھلا اور کچھ، عرض کی، بس میری مراد تو یہی ہے۔ حضور نے فرمایا، میری اعانت کر اپنے نفس پر کثرت سجود سے ؛

قال کنت ابیت مع رسول	انھوں نے کہا کہ میں رات

الله صلّی الله تعالیٰ علیه
وسلّم فاتیته بوضوئه
وحاجته. فقال لی سل
ولفظ الطبرانی فقال یوماً
یا ربیعة اسلنی. فاعطیك
رجعنا الیٰ لفظ مسلم.
قال فقلت. اسئالك
مرافقتك فی الجنة. قال
اوغیر ذٰلك. قلت هو ذاك
قال فاعنّی علیٰ نفسك
بکثرت السّجود ۞

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھ ہی گذارتا تھا۔ میں حضورؐ
کے وضو اور قضائے حاجت
کے لئے پانی لایا، تو آپ نے فرمایا
"مانگو" اور طبرانی میں یوں
ہے کہ آپ نے ایک دن،
فرمایا، اے ربیعہ تم مجھ سے
مانگو میں تم کو دوں گا، مسلم
میں ہے۔ پھر میں نے عرض کی.
میں جنت میں آپ کی صحبت
طلب کرتا ہوں، آپ نے فرمایا
اور کچھ؟ میں نے عرض کی، بس یہی۔ آپ نے فرمایا، تو تم میری مدد کرو
اپنے اوپر کثرت سجود سے = م ء

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعنّی فرمایا، کہ میری اعانت کر، اسی کو استعانت کہتے ہیں۔ یہ درکنار، حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کا مطلق طور پر سَل، فرمانا، کہ مانگ کیا مانگتا ہے، جس سے صاف ظاہر ہے، کہ حضور ہر قسم کی حاجت روا فرما سکتے ہیں دنیا و آخرت کی سب مرادیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے اختیار میں ہیں، جبھی تو بلا تقیید و تخصیص فرمایا۔ کہ مانگ۔ کیا

مانگتا ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ القوی شرحِ مشکوٰۃ شریف میں اس حدیث شریف کے نیچے فرماتے ہیں:

از اطلاق سوال، کہ فرمود، سل، بخواہ، تخصص نہ کرد بہ مطلوبے خاص، معلوم می شود کہ کار ہمہ بدست ہمت وکرامت اوست، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، ہرچہ خواہد، وہرکرا خواہد، باذن پروردگار خود دہد ؎

فانّ من جودك الدّنیا وضرتہا
ومن علومك علم اللوح والقلم

سوال مطلق ہے، سَل، مانگ، کسی مطلوب کی تخصیص نہیں، تاکہ معلوم ہو جائے کہ سب کام حضور ہی کی ہمت وکرامت میں ہے، جو کچھ آپ چاہیں جس کو چاہیں بہ اذنِ الٰہی عطا فرمادیں ۔ م۔

شعر:- کیونکہ دنیا اور آخرت آپ کی سخاوت سے ہیں اور لوح وقلم کا علم آپ کے علوم میں ایک ہے۔ م۔

علامہ علی قاری علیہ رحمتہ الباری مرقاۃ میں فرماتے ہیں:

یؤخذ من اطلاقہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ	یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جو مانگنے کا

وسلّم الامر بالسّوال انّ
الله تعالیٰ مکّنہٗ من
اعطاءِ کُلِّ ما اراد من خزائن
الحقِّ ۔

حکم مطلق دیا۔ اس سے مستفاد
ہوتا ہے، کہ اللہ عزّوجل نے
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کو قدرت بخشی ہے کہ اللہ تعالیٰ
کے خزانوں میں سے جو کچھ چاہیں عطا فرمائیں۔

پھر لکھا:

وذکر ابن سبع
فی خصائصہٖ وغیرہ انّ
الله تعالیٰ اقطعہٗ ارض
الجنّۃِ یعطی منھا ما شاءَ
لمن یشآءُ ۔

یعنی امام ابن سبع وغیرہ علماء
نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہٖ وسلّم کے خصائص کریمہ
میں ذکر کیا ہے کہ جنّت کی
اللہ عزّوجل نے حضور صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی جاگیر کر دی ہے کہ اس میں سے جو چاہیں جسے چاہیں
بخش دیں۔

امام اجلّ سیّدی ابن حجر مکّی قدس سرہ الملکی، جوہر منظم، میں
فرماتے ہیں:-

انّہ صلّی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلّم خلیفۃ اللہ
الّذی جعل خزائن کرمہٖ
وموائد نعمہٖ طوع یدیہ

بے شک نبی صلّی اللہ تعالےٰ
علیہ وسلم اللہ عزّوجلّ کے خلیفہ
ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم
کے خزانے اور اپنی نعمتوں کے

وتحت ارادتہ لیعطی منہا من یشآءُ ویمنع من یشاءُ — خوان حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دست قدرت کے فرمانبردار اور حضور پر نور کے زیر حکم ارادہ واختیار کر دیئے ہیں کہ جسے چاہیں عطا فرماتے ہیں اور جسے چاہیں نہیں دیتے۔

اس مضمون کی تصریحیں کلمات ائمہ وعلماء واولیاء وعرفاء میں حد تواتر پر ہیں، جو ان کے انوار سے دیدۂ ایمان منور کرنا چاہیں فقیر کا رسالہ سلطنت المصطفیٰ فی ملکوت کلّ الورٰی مطالعہ کریں۔

حضرت ربیعہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود حضور اقدس سے جنّت مانگی۔ کہ:

اَسْئَالُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّۃِ — یا رسول اللہ، میں حضور سے سوال کرتا ہوں کہ جنّت میں رفاقت والا سے مشرف ہو جاؤں،

ابھی فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے بجواب سوال دہلی ایک نفیس رسالہ اکمال الطامۃ علیٰ شرک سوّی بالامور العامۃ تالیف کیا اور بتوفیقہ تعالیٰ اس میں تین سو ساٹھ آیتوں، حدیثوں سے ثبوت دیا کہ بقول مخالفین حضرات انبیاء وملائکہ علیہم الصّلوٰۃ والسلام سے لے کر حضور سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم تک اور خود ربّ العزّت جلّ جلالہٗ تک معاذ اللہ کوئی شرک

سے محفوظ نہیں۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیّ العظیم ٥

اشراک بمذہب کہ تا حق برسد
مذہب معلوم واہل مذہب معلوم

حدیث ۱۵ تا ۲۸ - چودہ حدیثوں میں ہے، کہ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

اُطْلُبُوا الْخَیْرَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوْہِ ؛	خیر طلب کرو نیک رویوں کے پاس۔
وفی لفظ۔ اطلبوا الخیر والحوائج من حسان الوجوہ	نیکی اور حاجتیں خوبصورتوں سے مانگو۔
وفی لفظ، اطلبو الحاجات عند حسان الوجوہ ؛	حاجتیں خوش جمالوں کے پاس طلب کرو
وفی لفظ اِذا ابتغیتم المعروف فاطلبوہ عند حسان الوجوہِ ؛	جب نیکی چاہو تو خوبرویوں کے پاس طلب کرو۔
وفی لفظ اذا طلبتم الحاجات فاطلبوھا عند حسان الوجوہ ؛	جب حاجتیں طلب کرو، تو خوش چہروں کے پاس طلب کرو۔

وفی لفظ بزیادة
فان قضی حاجتک قضاها
بوجه طلق وان ردک
ردک بوجه طلق.
اخرجه الامام
البخاری فی التاریخ و
ابوبکر بن ابی الدنیا فی
قضاء الحوائج وابویعلی
فی مسنده والطبرانی
فی الکبیر والعقیلی وابن
عدی والبیهقی فی شعب
الایمان وابن عساکر
عن[15] ام المومنین الصدیقة
وعبد بن حمید فی مسنده
وابن حبان فی الضعفاء
وابن عدی فی الکامل
والسلفی فی الطوریات
عن[16] عبد الله بن عمر
الفاروق وابن عساکر

کہ خوش جمال آدمی اگر تیری حاجت
روا کرے گا تو کشادہ روئی
اور اگر تجھے پھیرے گا۔ تو
بہ کشادہ پیشانی۔
اسے امام بخاری نے تاریخ
میں، ابوبکر بن ابی الدنیا نے
قضاء حوائج میں، ابویعلی نے
مسند میں، طبرانی نے کبیر
میں عقیلی، ابن عدی اور بیہقی
نے شعب الایمان میں، اور
ابن عساکر نے ام المومنین صدیقہ
سے اور عبد بن حمید نے اپنی
مسند میں، ابن حبان نے
ضعفاء میں اور ابن عدی نے
کامل میں، اور سلفی نے طوریات
میں عبد اللہ بن عمر فاروق سے
اور ابن عساکر و خطیب نے
اپنی تاریخوں میں انس بن مالک
سے بلفظ "التمسوا" اور

وكذا الخطيب فی تاريخهما
عن[۱۷] انس بن مالك
بلفظ التمسوا والطبرانی
فی الاوسط والعقيلی
والخرائطی فی اعتلال
القلوب وتمام فی فوائده
وابوسهل عبد الصمد
بن عبد الرحمن لبزار فی
جزئه وصاحب المهروانيات
عن[۱۸] جابر بن عبد الله
والدارقطنی فی الافراد
بلفظ ابتغوا والعقيلی
وابن ابی الدنيا فی قضاء
الحوائج والطبرانی فی الاوسط
وتمام والخطيب فی رواة
مالك عن[۱۹] ابی هريرة
وابن النجار فی تاريخه
عن[۲۰] امير المومنين علی
المرتضیٰ والطبرانی فی الكبير

طبرانی نے اوسط میں عقیلی اور
خرائطی نے اعتلال القلوب میں
اور تمام نے اپنے فوائد میں
اور ابوسہل عبدالصمد بن
عبدالرحمٰن بزار نے اپنے جزء
میں اور صاحب مہروانیات
نے جابر بن عبداللہ سے اور
دارقطنی نے افراد میں بلفظ
"ابتغوا" اور عقیلی اور ابن
ابی الدنیا نے قضاء حوائج میں
اور طبرانی نے اوسط میں،
تمام اور خطیب نے مالک
کے راویوں میں ابوہریرہ سے
اور ابن نجار نے اپنی تاریخ،
میں امیر المومنین علیؓ سے اور
طبرانی نے کبیر میں یزید بن
حصیفہ عن ابیہ عن جدہ ابی
حصیفہ، بلفظ "التمسوا" اور
تمام نے فوائد میں ابوبکرۃ سے

عن[۲۱] یزید بن خصیفہ
عن ابیہ عن جدۃ ابی
خصیفۃ بلفظ التمسوا وتمام
فی الفوائد عن[۲۲] ابی بکرۃ
والخطیب وتمام لفظہ
التمسوا والبیھقی فی الشعب
والطبرانی فی الکبیر عن[۲۳]
عبد اللہ بن عباس ھذا
الاخیر منھم خاصۃ عن
ابن عباس باللفظ الثانی
وابن عدی عن ام المومنین
باللفظ الثالث واخرجہ
ابن عدی فی الکامل
والبیھقی فی الشعب عن[۲۴]
عبد اللہ بن جراد باللفظ
الرابع واحمد بن منیع فی
مسندہ عن الحجاج بن
یزید عن ابیہ یزید
القسملی باللفظ الخامس

اور خطیب وتمام نے بلفظ
"التمسوا" اور بیہقی نے
شعب میں اور طبرانی نے
کبیر میں عبد اللہ بن عباس
سے، ان میں سے اخیر نے
خاص طور پر ابن عباس سے
دوسرے لفظ سے روایت
کی، اور ابن عدی نے ام المومنین
سے تیسرے لفظ سے اور اسے
ابن عدی نے کامل میں اور بیہقی
نے شعب میں عبد اللہ بن جراد
سے چوتھے لفظ سے اور احمد
بن منیع نے اپنی مسند میں
حجاج بن زید سے اپنے باپ
یزید قاسمی سے پانچویں لفظ سے
رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین، یہ
سب مسند حدیثیں ہیں، اور
ابوبکر بن ابی شیبہ نے اپنی
مصنف میں ابن مصعب

رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین ۔ انصاری سے اور عطار سے

ھٰذہ کلھا مسندات و ۔ اور زہری سے، یہ مرسل ہیں

ابوبکر بن ابی شیبۃ ۔ ـ م ـ

فی مصنفہ عن[26] ابن مصعب

الانصاری وعن[27] عطاء

وعن[28] الزھری مرسلات ؛

امام محقق جلال الملتہ والدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

الحدیث فی نقدی حسن صحیح ؛ ۔ یہ حدیث میری پرکھ میں حسن صحیح ہے۔

قلت وقولہ ھذا لا شک حسن صحیح فقد بلغ حد التواتر علی رأیی ؛

حضرت عبداللہ بن رواحہ یا حضرت حسّان بن ثابت انصاری

قارئین نے ان حوالہ جات سے اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ کی علمی بصیرت اور محدثانہ تبحّر کا ضرور اندازہ کیا ہوگا، کیا آپ نے کسی کتاب میں اتنے مفصّل حوالہ جات ملاحظہ کئے ہیں ؟

ـ مرتّب ـ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں : ؎

قد سمعنا نبیّنا قال قولاً
ھو من یطلب الحوائج راحۃ
اعتدوا واطلبوا الحوائج
ممن زین اللہ وجھہ بصباحۃ

یعنی بے شک ہم نے اپنے نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک بات فرماتے سنا، کہ وہ حاجت مانگنے والوں کی آسائش ہے۔ ارشاد فرماتے ہیں کہ صبح کرو، اور حاجتیں اس سے مانگو جس کا چہرہ اللہ تعالیٰ نے گورے رنگ سے آراستہ کیا ہے۔"

رواہ العسکری ؛

حدیث ۲۹۔ کہ حضور پر نور صلوٰت اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ، فرماتے ہیں :

اطلبوا الفضل عند الرحماء من امّتی تعیشوا فی اکنا فھم فاِنّ فیھم رحمتی ؛	فضل میرے رحم دل امتیوں کے پاس طلب کرو، ان کے سائے میں چین کرو گے کہ ان میں میری رحمت ہے۔
وفی لفظ اُطلبوا الحوائج الیٰ ذوی الرّحمۃ من امّتی	اپنی حاجتیں میرے رحم دل امّتیوں سے مانگو، رزق پاؤ گے

ترزقوا وتنجحوا ۞ مرادیں پاؤ گے۔

وفی لفظ قال صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول اللہ عزّ وجلّ اطلبوا الفضل من الرّحماءِ من عبادی تعیشوا فی اکنافھم فانّی جَعَلْتُ فِیْھِمْ رَحْمَتِیْ ۞

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فضل میرے رحم دل بندوں سے مانگو۔ ان کے دامن میں عیش کروگے کہ میں نے اپنی رحمت ان میں رکھی ہے۔

رواہ باللفظ الاوّل ابن حبان والخرائطی فی مکارم الاخلاق والقضاعی فی مسند الشھاب والحاکم فی التاریخ وابوالحسن الموصلی وبالثانی العقیلی والطبرانی فی الاوسط وبالثالث العقیلی کلّھم عن ابی سعید ن الخدری رضی اللہ عنہ ۞

اسے پہلے لفظ سے ابن حبان اور خرائطی نے مکارم اخلاق میں اور قضاعی نے مسند شہاب میں اور حاکم نے تاریخ میں اور ابوالحسن موصلی نے اور دوسرے لفظ سے عقیلی اور طبرانی نے اوسط میں اور تیسرے لفظ سے عقیلی نے سب نے ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ م۔

حدیث ۳۰، کہ حضور والا ارشاد فرماتے ہیں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم:

اطلبوا المعروف من رحماءِ امّتی تعیشوا فی اکنافھم — میرے نرم دل امّتیوں سے نیکی و احسان مانگو۔ ان کے ظلِّ عنایت میں آرام کروگے۔ اخرجہ الحاکم فی المستدرک عن علی المرتضیٰ کرّم اللہ وجہہ الاسنیٰ۔

انصاف کی آنکھیں کہاں ہیں، ذرا ایمان کی نگاہ سے دیکھیں یہ سولہ بلکہ سترہ حدیثیں کیسا صاف صاف و اشگاف فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نیک امّتیوں سے استعانت کرنے ان سے حاجتیں مانگنے، ان سے خیر و احسان طلب کرنے کا حکم دیا کہ وہ تمہاری حاجتیں بکشادہ پیشانی روا کریں گے، ان سے رزق مانگو، تو رزق پاؤگے، مرادیں پاؤگے، ان کے دامنِ حمایت میں چین کروگے، ان کے سایۂ عنایت میں عیش اٹھاؤگے۔ یارب۔ مگر استعانت اور کس چیز کا نام ہے؟ اس سے بڑھ کر اور کیا صورتِ استعانت ہوگی؟ پھر حضراتِ اولیاء سے زیادہ کون سا امّتی نیک و رحم دل ہوگا کہ ان سے استعانت حسن ٹھہر کر اس سے حاجتیں مانگنے کا حکم دیا جائے گا۔

الحمدللہ! حق کا آفتاب بے پردہ و حجاب روشن ہوا۔ جس کی طرف مہربان خدا تعالیٰ کا مہربان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے امّتیوں کو بلا رہا ہے۔ ع

گر بر تو حرام است حرامت بادا

والحمد للہ رب العٰلمین، تیس ۳۰ حدیث کا وعدہ بحمداللہ پورا ہوا

آخر میں تین حدیثیں اور سنے جائیے کہ عدد وتر اللہ عزّ وجلّ کو محبوب ہے۔

حدیث ۳۱۔ کہ فرماتے ہیں حضور پر نور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم:

اذا ضلّ احدکم شیئًا اواراد عونًا وھو بارضٍ لیس بھا انیسٌ فلیقل یاعباد اللہ ! اعینونی۔ یا عباد اللہ اعینونی۔ یاعباد اللہ اعینونی۔ فان للہ عبادًا لا یراھم ؛

جب تم میں کسی کی کوئی چیز گم ہوجائے اور مدد چاہے اور ایسی جگہ ہو، جہاں کوئی ہمدم نہیں تو اسے چاہیئے یوں پکارے اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔ اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔ اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔ کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ہیں جنہیں یہ نہیں دیکھتا، وہ اس کی مدد کریں گے۔ والحمد للہ۔ رواہ الطبرانی عن عتبہ بن غزوان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ؛

حدیث ۳۲۔ کہ جنگل میں حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جب جنگل میں جانور چھوٹ جائے تو یوں ندا کرے:

فَلیُنادِ یاعباد اللہ احبسوا

اے اللہ کے بندو! روک دو عباد اللہ اسے روک دیں گے۔ رواہ ابن السنی عن عبد اللہ

بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حدیث ۳۳۔ کہ فرماتے ہیں، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم، یوں ندا کرے:

اَعینوا یا عباد اللہ! مدد کرو! اے اللہ کے بندو!

رواہ ابن ابی شیبۃ والبزار عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

یہ حدیثیں کہ تین صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے روایت فرمائیں، قدیم سے اکابر علمائے دین رحمہم اللہ تعالیٰ کی مقبول و مجرّب ہیں، اس مطلب جلیل کی قدرے تفصیل اور ان حدیثوں کی شوکت قاہرہ ملاحظہ کرنا ہو تو فقیر کا رسالہ انہار الانوار من یم الصّلوٰۃ الاسرار (۱۳۰۵ھ) ملاحظہ ہو اور اس سے زائد حدیث اجلّ و اعظم یا محمّد! انّی توجّہتُ بک الیٰ ربّی الخ کے حضور ہے کہ، وہ حدیث صحیح و جلیل و مشہور منجملہ اعظم و اکبر احادیثِ استعانت ہے جس سے ہمیشہ ائمۂ دین مسئلہ استعانت میں استدلال فرماتے رہے اس کی تفصیل بھی فقیر کے مذکورہ بالا اسی رسالے میں مسطور ہے کہ یہاں بہ خوف تطویل ذکر نہ کی۔

اقوالِ علماء

صدہا قول علمائے اہل سنت و ائمۂ ملت کے نہ صرف ایک بار بلکہ بارہا نہ صرف ایک آدھ رسالے بلکہ تصانیف کثیرہ اہل سنت میں ان حضرات مخالفین کے سامنے پیش ہو چکے۔ دیکھ چکے، سن چکے جانچ چکے جن کے جواب سے آج تک عاجز ہیں اور بحولہٖ تعالیٰ قیامت تک عاجز رہیں گے۔

شفاء[1] السقام امام علّامہ مجتہد فہامہ سیّدی تقی الملّتہ والدّین علی بن عبدالکافی و کتاب[2] الاذکار امام اجلّ اکمل سیّدی ابوزکریا نووی۔ و احیاء[3] العلوم وغیرہا، تصانیف عظیمہ امام الانام حجتہ الاسلام قطب الوجود محمد غزالی رحمتہ اللہ علیہ و روض[4] الرّیاحین و خلاصتہ[5] المفاخر و نشر[6] المحاسن وغیرہا تصانیف جلیلہ امام اجل اکرم عارف باللہ فقیہہ محقق عبداللہ بن اسعد یافعی رحمتہ اللہ علیہ و حصن[7] حصین امام شمس الدین ابوالخیر ابن الجزری رحمتہ اللہ علیہ و مدخل[8] امام ابن الحاج محمد عبدری مکّی رحمتہ اللہ علیہ و مواہب[9] لدنیہ و منح محمدیہ امام احمد قسطلانی رحمتہ اللہ علیہ و افضل[10] القریٰ لقراء ام القریٰ و جوہر[11] منظم و عقود[12] الجمان وغیرہ تصانیف امام عارف باللہ سیّدی ابن حجر مکّی رحمتہ اللہ علیہ و میزان[13] امام اجلّ عارف باللہ عبدالوہاب شعرانی رحمتہ اللہ و حرز[14] ثمین ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ و مجمع[15] بحار الانوار علامہ طاہر فتنی رحمتہ اللہ علیہ و لمعات[16] التنقیح، و اشعتہ[17] اللمعات و جذب[18] القلوب و مجمع[19] البرکات و مدارج[20] النبوۃ وغیرہا تالیف شیخ الشیوخ علماء الہند مولانا عبدالحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ و فتاویٰ[21] خیریہ علامہ خیر الملّت والدّین رملی رحمتہ اللہ علیہ

و مراقی الفلاح[۲۲] علامہ حسن وفائی شرنبلالی رحمۃ اللہ علیہ و مطالع المسرات[۲۳] علامہ فاسی رحمۃ اللہ علیہ و شرح مواہب[۲۴] علامہ محمد زرقانی رحمۃ اللہ علیہ و نسیم الریاض[۲۵] علامہ شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہا تصانیف کثیرہ علمائے کرام و سادات اسلام جن کی تحقیق و تنقیح و اثبات و تصریح استمداد و اعانت سے زمین و آسمان گونج رہے ہیں، اگر مطالعہ کرنے کی لیاقت نہ تھی تو کیا تصحیح المسائل[۱] و سیف الجبار[۲] و بوارق محمدیہ[۳] وغیرہا تصانیف نفیسہ عماد السنۃ معین الحق حضرت مولانا فضل رسول قدس سرہ المقبول بھی نہ دیکھیں، یہ تو عام فہم زبان اردو و فارسی میں خاص تمہارے ہی مذہب کے رد میں تصنیف ہوئیں اور بحمد اللہ بارہا مطبوع ہو کر راحت قلوب صادقین و غیظ صدور مارقین ہوائیں، علی الخصوص کتاب جلیل فیوض ارواح قدس، جس میں خاندان عزیزی کے صدہا اقوال صریحہ ہیں۔

تصانیف فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ سے کتاب (۵) حیات الموات[۱] فی بیان سماع الاموات (۱۳۰۵ھ) و رسالہ[۲] انہار الانوار من یم صلوٰۃ الاسرار (۱۳۰۵) و رسالہ[۳] انوار الانتباہ فی حل نداء یا رسول اللہ (۱۳۰۴ھ) و رسالہ الاہلال لفیض الاولیاء بعد الوصال (۱۳۰۳ھ) و کتاب[۵] الامن و العلیٰ لناعتی المصطفیٰ بدافع البلاء (۱۳۱۱ھ) خصوصاً کتاب[۶] مستطاب سلطنۃ المصطفیٰ فی ملکوت کل الوریٰ (۱۲۹۷ھ) وغیرہ میں جابجا بہ کثرت ارشادات و اقوال ائمہ و علماء و اولیائے کرام مذکور۔ یہاں ان کے ذکر

سے اطالت کی حاجت نہیں اور خود اسی تحریر میں جو اقوال حضرت شیخ محقق و مولانا علی قاری و امام ابن حجر مکی رحمہم اللہ تعالیٰ زیر حدیث ۱۴ مذکور ہوئے دربارۂ استعانت صوفیائے کرام کے اقوال، افعال احوال اعمال سے دفتر بھرے ہیں۔ دریا بہہ رہے ہیں، اس دیدے کی صفائی کا کیا کہنا، ذرا آنکھوں پہ ایمان کی عینک لگا کر حضرت شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز کا ترجمہ مشکوٰۃ شریف ملاحظہ ہو کہ اس مسئلے میں حضرات اولیائے کرام قدست اسرارہم سے کیا ذکر کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں:

آں چہ مروی ومحکی است از مشائخ اہل کشف در استمداد از ارواح کمل واستفادہ ازاں خارج از حصر است۔ ومذکور است در کتب ورسائل ایشاں ومشہور است میان ایشاں حاجت نیست کہ آں را ذکر کنیم وشاید کہ منکر متعصب سود نہ کند او را کلمات ایشاں عافانا اللہ من ذٰلك۔

کاملین کی ارواح سے استمداد واستفادہ کے بارے میں مشائخ اہل کشف سے جو کچھ مروی ہے، وہ حصر سے خارج ہے اور جو کچھ ان کے رسائل وکتب میں مذکور ہے اور ان کے درمیان مشہور ہے اس کے ذکر کی حاجت نہیں، پھر شاید کہ متعصب اور منکر کو

اس سے فائدہ بھی نہ ہو، اور ہمیں تعصب سے محفوظ رکھے۔ ۔ م۔

اللہ اکبر! ان منکرانِ بے دولت کی بے نصیبی یہاں تک پہنچی کہ اکابر علمار و عرفار کو کلمات حضراتِ اولیائے کرام سے انھیں نفع پہنچنے کی امید نہ رہی، اور فی الواقعہ ایسا ہی ہے، یوں نہ مانئے تو آزما لیجیے، ان ہزار در ہزار ارشادات بے شمار سے امتحاناً صرف ایک کلام پاک فرزند دلبند صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کروں جو بہ تصریح اعاظم اولیار سید الاولیار و امام الاصفیار وقطب الاقطاب وتاج الافراد ومرجع الابدال ومقرع الافراد اور بہ اعتراف اکابر علمار امام شریعت وسردار امت ومحی دین وملت ونظام طریقت وبحر حقیقت ومعین ہدایت ودریائے کرامت ہے وہ کون؟ ہاں وہ سید الاسیاد، داہب المراد، سیدنا ومولانا وملازنا و ماؤنا وغوثنا وغیثنا حضرت قطب عالم وغوث اعظم سید ابو محمد عبد القادر حسنی حسینی جیلانی صلی اللہ تعالیٰ علی جدہ الاکرام وعلیہ وعلیٰ آلہ وبارک وسلم اور وہ کلام پاک نہ ایسا کہ کسی ایسے ویسے رسالے یا زبانوں پر مشہور ہو، بلکہ اکابر واجلہ ائمہ کرام وعلمائے عظام مثل امام اجل عارف باللہ سید القرار ثقہ ثبت حجت فقیہ محدث راویۃ الحضرت العلیۃ القادریۃ سیدنا امام ابو الحسن نور الدین علی بن جریر لخمی شطنوفی پھر امام اکرم شیخ الفقہار فرد العرفار عالم ربانی حامل لوائے

حکمت یمانی سیدنا امام عبداللہ بن اسعد یافعی شافعی مکی پھر فاضل اجل فقیہہ اکمل، محدث اجل شیخ الحرم المحترم مولانا علی قاری حنفی ہروی مکی و بقیۃ السلف جلیل الشرف صاحب کرامات عالی و برکات معالی مولانا محمد ابوالمعالی مسلمی معالی پھر شیخ شیوخ علماء الہند محقق فقیہ عارف نبیہ مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی وغیرہم کبرائے ملت وعظمائے امت قدس اللہ تعالیٰ باسرارھم وافاض علینا من برکاتھم وانوارھم نے اپنی تصانیف جلیلہ جمیلہ معتمدہ مستندہ مثل بہجۃ الاسرار شریف وخلاصۃ المفاخر و نزہتہ الخاطر الفاتر و تحفہ قادریہ و اخبار الاخیار و زبدۃ الآثار وغیرہا میں ذکر و روایت فرمایا، کہ حضور پرنور جگر پارۂ شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ فعلیہ و بارک وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

من استغاث بی فی کربۃٍ کشفت عنہ ومن نادٰنی باسمی فی شدّۃٍ فرّجت عنہ. ومن توسّل بی الی اللہ فی حاجۃ قضیت حاجتہٗ. ومن صلّی رکعتین یقرءُ فی کلِ رکعۃٍ بعد الفاتحۃ سورۃ الاخلاص احدیٰ عشرۃ مرّۃً ثم

جو کسی مصیبت میں مجھ سے فریاد کرے وہ مصیبت دور ہو اور جو کسی سختی میں میرا نام لے کر ندا کرے وہ سختی دفع ہو۔ اور جو اللہ عزّ وجلّ کی طرف کسی حاجت میں مجھے وسیلہ کرے وہ حاجت پوری ہو اور جو دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ گیارہ بار سورۂ اخلاص

يصلّي ويسلّم على رسول الله صلّى الله تعالىٰ عليه وسلّم بعد السّلام من التّشهّد احدىٰ عشرة مرّةً ويذكرهٗ ثمّ يخطوا الىٰ جهة العراق احدىٰ عشرة خطوةً ويذكر اسمي ويذكر حاجتهٗ فانّها تقضٰى باذن الله تعالىٰ ؛

سے وہ حاجت روا ہو ؛

يقول العبد صدقت ياسيّدي يامولائي رضي الله تعالىٰ عنك وعن كلّ من كان لك ومنك ۰ الحمد لله الّذي جعلك وارث ابيك المرسل رحمةً ومولى النّعمة. وصلى الله تعالىٰ علىٰ ابيك وعليك وعلىٰ

پڑھے، پھر سلام پھیر کر رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم پر گیارہ بار درود وسلام بھیجے اور حضور اقدس صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو یاد کرے پھر بغداد شریف کی طرف گیارہ قدم چلے اور میرا نام لے اور اپنی حاجت ذکر کرے تو بیشک اللہ وتبارک تعالیٰ کے حکم سے وہ پوری ہوگی۔

بندہ (یعنی احمد رضا خاں) کہتا ہے، اے میرے سردار اور آقا! آپ نے سچ فرمایا اللہ آپ سے راضی ہو اور ہر اس شخص سے جو آپ کے لئے ہو اور آپ سے ہو، تمام تعریفیں اس خدا کو سزاوار ہیں جس نے آپ کو آپ کے باپ رحمت عالم وآقائے نعمت کا وارث

کل من انتمیٰ الیک و بارک وسلم وشرف وکرم۔ امین امین یا ارحم الراحمین ہ والحمد للہ رب العالمین ہ

بنایا۔ اللہ رحمتیں نازل فرمائے آپ کے باپ پر اور آپ پر اور ہر اس شخص پر جو آپ کی طرف منسوب ہوا اور برکتیں، شرافتیں اور کرامتیں نازل فرمائے۔ آمین آمین، یا ارحم الرّاحمین والحمدللہ رب العالمین۔ م۔

حضرت ابوالمعالی قدس سرہٗ العالی کی روایت میں الفاظ کریمہ کشفتُ. فرّجتُ. قضیتُ بصیغۂ متکلم معلوم ہیں۔ وہ ان کا ترجمہ یوں فرماتے ہیں:

"عمر بزاز قدس سرہٗ میگوید، من شنیدہ ام از حضرت شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ دور گردانم آں کربت استغاثہ کند کشفتُ عنہ۔ دور گردانم آں کُربت را ازو۔ وہرکہ در شدّتے بنامِ من ندا کند فرّجتُ عنہ خلاص بخشم اورا ازاں شدّت۔ وہرکہ در حاجتے توسّل بمن کند درحضرت جلّ وعُلا قضیت لہٗ حاجت اورا برآرم"؛

علامہ علی قاری بعد ذکر روایت فرماتے ہیں:

وقد جرّب ذٰلك مرارًا فصحّ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ؛

بیشک یہ بارہا تجربہ کیا گیا ٹھیک اترا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا شیخ پر ہو۔

فقیر غفرلہٗ نے اس نماز مبارک کی ترکیب وبعض نکات و لطائف غریب میں ایک مختصر رسالہ مسمّٰی بہ ازھار الانوار من صباء صلوٰۃ الاسرار (۱۳۰۵ھ) اور اس کے ہر ہر فعل کے ثبوت کو کافی، ہر ہر جزء کے احادیث کثیرہ واقوال ائمہ وحکم شرعیہ سے اثبات وافی میں ایک مفصل رسالہ نفیسہ مشتمل بر فوائد جلیلہ مسمّٰی بہ انہار الانوار من یم صلوٰۃ الاسرار (۱۳۰۵ھ) تصنیف کیا، جس کی خداداد شوکت قاہرہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ ولِلّٰہ الحمد۔ ایمان سے کہنا یہ وہی اولیاء ہیں، جن پر تم یہ جیتا بہتان اٹھاتے ہو، مگر وہ تو حضرات اولیاء تمھیں منکر متعصب فرما ہی چکے، تم پر ارشاداتِ اولیاء کا کیا اثر ہو۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ عنانِ قلم روکتے روکتے سخن طویل ہوا جاتا ہے، چند فوائد ضروریہ لکھ کر ختم کیا چاہئے۔

فائدہ ضروریہ:

حضرت امام سفیان ثوری قدس اللہ سرہ النوری کی نقل قول میں مخالف نے ستم کارسازی کو کام فرمایا ہے۔ اصل حکایت شاہ عبد العزیز صاحب کی فتح العزیز سے سنیئے۔ لکھتے ہیں:

"شیخ سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ در نماز شام امامت میکرد۔ چوں اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ گفت، بے ہوش افتاد، چوں بخود آمد، گفتند

اے شیخ ترا چہ شدہ بود؟ گفت۔ چوں إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ گفتم، ترسیدم، کہ مرا بگویند، کہ اے دروغ گو چرا از طبیب داروی می خواہی، واز امیر روزی واز بادشاہ یاری می جوئی؟ ولہٰذا بعضے از علماء گفتہ اند، کہ مرد را باید کہ شرم کند ازانکہ ہر روز و شب پنج نوبت در مواجہہ پروردگار خود استادہ دروغ گفتہ باشد، لیکن دریں جا باید فہمید، کہ استعانت از غیر بوجہے کہ اعتماد برآں غیر باشد واو را مظہر عونِ الٰہی نداند حرام است، واگر التفات محض بجانب حق است واو را یکے از مظاہر عون دانستہ ونظر بہ کارخانۂ اسباب وحکمت او تعالیٰ درآں نمودہ بغیر استعانت ظاہری نماید، دور از عرفان نخواہد بود۔ ودر شرع نیز جائز درواست۔ وانبیاء واولیاء ایں نوع استعانت بغیر کردہ اند ودر حقیقت ایں نوع استعانت بغیر نیست، بلکہ استعانت بحضرت حق است، لاغیر۔

سفیان ثوریؒ نے شام کی نماز میں امامت فرمائی، جب إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ پر پہنچے، بے ہوش ہو کر گر پڑے، جب ہوش میں آئے تو لوگوں نے دریافت کیا اے شیخ آپ کو کیا ہو گیا تھا؟ فرمایا، جب إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ کہا تو خوف ہوا کہ مجھ سے یہ نہ کہا جائے۔ "اے جھوٹے"

پھر طبیب سے دوا کیوں لیتا ہے، امیر سے روزی اور بادشاہ سے مدد کیوں مانگتا ہے؟ اس لئے بعض علمار نے فرمایا ہے کہ انسان کو خدا سے شرم کرنی چاہیئے کہ پانچ وقت اس کے حضور کھڑا ہو کر جھوٹ بولتا ہے مگر یہاں یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ غیر اللہ سے اس طرح مدد مانگنا کہ اسی پر اعتماد ہو اور اس کو اللہ کی مدد کا مظہر نہ جانا جائے حرام ہے اور اگر توجہ حضرت حق ہی کی طرف ہے اور اس کو اللہ کی مدد کا مظہر جانتا ہے، اور اللہ کی حکمت اور کارخانۂ اسباب پر نظر کرتے ہوئے ظاہری طور پر غیر سے مدد چاہتا ہے تو یہ عرفان سے دور نہیں اور شریعت میں بھی جائز اور روا ہے اور انبیار اور اولیار نے ایسی استعانت کی ہے، اور در حقیقت یہ استعانت غیر سے نہیں ہے، بلکہ یہ حضرت حق سے ہی استعانت ہے۔ م۔

مخالف صاحب نے دیکھا کہ حکایت اگر صحیح طور پر نقل کریں تو ساری قلعی کھل جاتی ہے، طبیبوں سے دوا چاہنی، امیروں سے نوکری مانگنی بادشاہوں سے مقدمات وغیرہا میں رجوع کرنا سب شرک ہوا جاتا ہے جس میں خود بھی مبتلا ہیں، لہٰذا از طبیب دوا وغیرہ الفاظ کی جگہ یوں بتایا، "کہ غیر حق سے مدد مانگوں، مجھ سے زیادہ بے ادب کون ہوگا"، تاکہ جاہلوں کے بہکانے کو اسے بہ زور زبان حضرات انبیار و اولیار علیہم السلام والثنا سے استعانت

پر جائیں اور آپ حکیم جی سے دوا کرانے، نواب، راجہ کی نوکریاں کرنے، منصف ڈپٹی کے یہاں نالشیں لڑانے کو الگ بچ جائیں۔ سبحان اللہ! کہاں وہ تبتل تام و اسقاط تدبیر و اسباب کا مقام جس کی طرف امام رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اس قول میں ارشاد فرمایا۔ جس کے اہل مریض ہوں، تو دوا نہ کریں۔ بیماری کو کسی سبب کی طرف نسبت نہ فرمائیں۔ عین معرکۂ جہاد میں کوڑا ہاتھ سے گر پڑے تو دوسرے سے نہ کہیں، آپ ہی اتر کے اٹھائیں، اور کہاں مقام شریعتِ مطہرہ و احکام جواز و منع و شرک و اسلام مگر ان ذی ہوشوں کے نزدیک کمال تبتل و شرک متقابل ہیں، کہ جو اس اعلیٰ درجۂ انقطاع محض و تفویض تام پر نہ ہوا، مشرک ٹھیرایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو، اسی حکایت کے بعد شاہ صاحب نے کیسی تصریح فرمادی، کہ استعانت بالغیر وہی ناجائز ہے کہ اس غیر کو مظہر عونِ الٰہی نہ جانے، بلکہ اپنی ذات سے اعانت کا مالک جان کر اس پر بھروسا کرے، اور اگر مظہر عونِ الٰہی سمجھ کر استعانت بالغیر کرتا ہے، تو شرک و حرمت بالائے طاق، مقام معرفت کے بھی خلاف نہیں۔ خود حضرات انبیاء و اولیاء علیہم الصّلوٰۃ والسّلام نے ایسی استعانت بالغیر کی ہے۔

مسلمانو! مخالفین کے اس ظلم و تعصب کا ٹھکانا ہے، کہ بیمار پڑیں تو حکیم کے دوڑیں، دوا پر گریں، کوئی مارے پیٹے، تو تھانے کو جائیں، رپٹ لکھائیں، ڈپٹی وغیرہ سے فریاد کریں، کسی نے زمین دبالی یا تمسک کا روپیہ نہ دیا تو منصف صاحب، مدد کیجیو، جج بہادر خبر لیجیو، نالش کریں، استغاثہ کہیں غرض

دنیا بھر سے استعانت کریں اور حصر ایاک نستعین کو اس کے منافی نہ جانیں ہاں انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والثنا سے استعانت کی اور شرک آیا۔ ان کاموں کے وقت آیت کا حصر کیوں نہیں یاد آتا، وہاں تو یہ ہے کہ ہم خاص تجھی سے استعانت کرتے ہیں، کیا مخالفین کے نزدیک خاص تجھی ہیں بید، حکیم، تھانہ دار، جمعدار، ڈپٹی منصف، جج وغیرہ سب آگئے، کہ یہ اس حصر سے خارج نہ ہوئے، یا معاذاللہ آیۂ کریمہ کا حکم ان پر جاری نہیں، یہ خدا کے ملک سے کہیں الگ بستے ہیں وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

غرض مخالفین خود بھی دل میں خوب جانتے ہیں، کہ آیۂ کریمہ میں مطلق استعانت بالغیر کی اصلاً ممانعت نہیں، نہ وہ ہرگز شرک یا ممنوع ہوسکتی ہے، بلکہ استعانت حقیقیہ ہی رب العزۃ جلّ وعلا سے خاص فرمائی گئی ہے اور اس کا اختصاص کسی طرح حضرات انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے استعانت جائزہ کا منافی نہیں ہوسکتا۔ مگر عوام بیچاروں کو بہکانے اور محبوبانِ خدا کا نامِ پاک ان کی زبان سے چھڑانے کو دیدہ و دانستہ قرآن و حدیث کے معنی بدلتے ہیں تو بات کیا۔ کہ سر کی کھلی اور دل کی بند ہیں پاؤں تلے کی نظر آتی ہے، حکیم جی کو علاج کرتے۔ تھانہ دار کو چوریاں نکالتے نواب راجہ کو نوکریاں دیتے۔ ڈپٹی منصف کو مقدمات بگاڑتے سنبھالتے آنکھوں دیکھ رہے ہیں۔ ان کی امداد و اعانت سے کیوں کر منکر ہوں، اور حضرات علیۂ انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والثنا سے جو باطن و ظاہر

قاہر و باہر مددیں پہنچ رہی ہیں وہ نہ دل کے اندھوں کو سوجھیں اور نہ ہی اپنے نصیبے میں ان کی برکات کا حصر سمجھیں۔ پھر بھلا کیوں کر یقین لائیں۔ جیسے معتزلہ خذلہم اللہ تعالیٰ، کہ ان کے پیشوا ظاہری عبادتیں کرتے کرتے مر گئے۔ کرامات اولیاء کی اپنے میں بو ند نہ پائی۔ ناچار منکر ہو گئے۔ ع

چوں نہ دیدند حقیقت رہِ افسانہ زدند!

پھر ان حضرات کو ڈپٹی۔ منصف، حکیم سے خود بھی کام پڑتا رہتا ہے۔ ان سے استعانت کیونکر شرک کہیں۔ معٰہذا ان لوگوں سے کوئی کاوش بھی نہیں۔ دل میں آزار تو حضرات انبیاء و اولیاء علیہم افضل الصّلوٰۃ والثنا سے ہے۔ ان کا نام تعظیم و محبّت سے نہ آنے پائے ان کی طرف کوئی سچی عقیدت سے رجوع نہ لائے۔ سَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ ۝

فائدہ مہمّہ

مخالفین بیچارے کم علموں کو اکثر دھوکا دیتے ہیں کہ یہ تو زندہ ہیں فلاں عقیدہ یا معاملہ ان سے شرک نہیں۔ وہ مردہ ہیں، ان سے شرک ہے۔ یا یہ تو پاس بیٹھے ہیں، ان سے شرک نہیں۔ وہ دور ہیں ان سے شرک ہے۔ و علیٰ ہذا القیاس طرح طرح کے بے ہودہ وسواس۔ مگر یہ سخت جہالت بے مزہ ہے، جو شرک ہے وہ جس کے ساتھ کیا جائے شرک ہی ہوگا۔ اور ایک کے لئے شرک نہیں تو کسی کے لئے بھی شرک

نہیں ہو سکتا۔ کیا اللہ کے شریک مردے نہیں ہو سکتے، زندے ہو سکتے ہیں، دور کے نہیں ہو سکتے، پاس کے ہو سکتے ہیں، انبیاء نہیں ہو سکتے حکیم ہو سکتے ہیں، انسان نہیں ہو سکتے فرشتے ہو سکتے ہیں۔ حاشا للہ اللہ تبارک تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہو سکتا۔ تو مثلاً جو بات ندا خواہ کوئی شے جس اعتقاد کے ساتھ کسی پاس بیٹھے ہوئے زندہ آدمی سے شرک نہیں وہ اسی اعتقاد سے کسی دور والے، یا مردے بلکہ اینٹ پتھر سے کبھی شرک نہیں ہو سکتی۔ اور جو ان میں سے کسی سے شرک ٹھیرے وہ قطعاً یقیناً تمام عالم سے شرک ہوگی۔ اس استعانت ہی کو دیکھئے کہ جس معنی پر غیر خدا سے شرک ہے یعنی اسے قادر بالذات و مالک مستقل جان کر مدد مانگنا، بہ ایں معنی اگر دفع مرض میں طبیب یا دوا سے استمداد کرے یا حاجت فقر میں امیر یا بادشاہ کے پاس جائے، یا انصاف کرانے کو کسی کچہری میں مقدمہ لڑائے، بلکہ کسی سے روزمرہ کے معمولی کاموں ہی میں مدد لے، جو بالیقین تمام مخالفین روزانہ اپنی عورتوں، بچوں، نوکروں سے کرتے کراتے رہتے ہیں۔ مثلاً یہ کہنا کہ فلاں چیز اٹھا دے یا کھانا پکا دے، یا پانی پلا دے، سب شرک قطعی ہے، کہ جب یہ جانا کہ اس کام کے کر دینے پر انھیں خود اپنی ذات سے بے عطائے الٰہی قدرت ہے تو صریح کفر اور شرک میں کیا شبہ رہا اور جس معنی پر ان سب سے استعانت شرک نہیں یعنی مظہر عونِ الٰہی و واسطہ و وسیلہ و سبب سمجھنا اس معنی پر حضرات انبیاء و اولیاء علیہم افضل الصلوٰۃ والثنا سے کیوں شرک ہونے لگی۔

مگر حکیم، امیر، جج، اولاد، نوکر، جوروان سب کو مظہر عون و سبب و وسیلہ جاننا جائز ہے۔ اور ان حضرات عالیہ کو کہ وہ اعلیٰ مظہر و اعظم سبب و افضل وسائل بلکہ منتہی الاسباب وغایۃ الوسائط ونہایۃ الوسائل ہیں، ایسا سمجھنا شرک ہوگیا۔ ہزار تف بریں بے عقلی و ناانصافی۔ غرض پانی وہیں مرتا ہے، کہ جو کچھ غصہ ہے وہ حضرات محبوبانِ خدا کے بارے میں ہے۔ جورو، یار، بچے مددگار، نوکر، کارگزار۔ مگر انبیاء و اولیاء کا نام آیا، اور سر پر شرک کا بھوت سوار، یہ کیا دین ہے؟ کیسا ایمان ہے ولاحول ولا قوۃ الا باللہِ العلیّ العظیم۔

مسلمین اس نکتے کو خوب محفوظ و ملحوظ رکھیں۔ جہاں ان چالاکوں، عیاروں کو کوئی فرق کرتے دیکھیں، کہ فلاں عمل یا فلاں اعتقاد فلاں کے ساتھ شرک ہے، فلاں سے نہیں۔ یقین جان لیجئے کہ نرے جھوٹے ہیں۔ جب ایک جگہ شرک نہیں، تو اس اعتقاد سے کسی جگہ شرک نہیں ہو سکتا۔ واللہ الھادی الیٰ طریقٍ سَوی۔

فائدہ ضروریہ

مخالفین جب سب طرح عاجز آجاتے ہیں اور کسی طرف راہ مفر نہیں پاتے تو ایک نیا شگوفہ چھوڑتے ہیں کہ صاحبو! ہم بھی اسی استعانت کو شرک کہتے ہیں جو غیر خدا کو قادر بالذات و مالک مستقل بے عطائے الٰہی جان کر کی جائے اور اپنی بات بنانے اور خجلت مٹانے کو ناحق نار وا بیچارے

عوام مومنین پر جیتا بہتان باندھتے ہیں کہ وہ ایسا ہی سمجھ کر انبیار واولیار سے استعانت کرتے ہیں۔ ہمارا یہ حکم شرک انہیں کی نسبت ہے۔ اس بارے درجے کی بناوٹ کا لفافہ تین طرح کھل جائے گا۔

اولاً صریح جھوٹے ہیں، کہ صرف اسی صورت کو شرک جانتے ہیں، ان کے امام خود تقویۃ الایمان میں لکھ گئے ہیں:

"کہ پھر خواہ یوں سمجھے، کہ ان کاموں کی طاقت ان کو خود بخود ہے۔ خواہ یوں سمجھے، کہ اللہ نے ان کو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک ہوتا ہے۔"

کیوں اب کہاں گئے وہ جھوٹے وعدے۔ ثانیاً ان کے سامنے یوں کہیئے، کہ یا رسول اللہ حضور کو اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیفۂ اعظم، و نائب اکرم و قاسم نعم کیا، دنیا کی کنجیاں، زمین کی کنجیاں، خزانوں کی کنجیاں مدد کی کنجیاں، نفع کی کنجیاں حضور کے دست مبارک میں رکھیں، روزانہ دو وقت تمام امت کے اعمال حضور کی بارگاہ میں پیش کرائے، یا رسول اللہ میرے کام میں نظر رحمت فرمایئے یا رسول اللہ! اللہ کے حکم سے میری مدد و اعانت فرمایئے:" اب ان لفظوں میں تو صراحتہً قدرت ذاتی کا انکار اور مظہریت عونِ الٰہی کی تصریح ہے۔ ان میں تو معاذ اللہ اس ناپاک گمان کی بو بھی نہیں آسکتی۔ یہ کہتے جایئے اور ان صاحبوں کے چہرے کو غور کرتے جایئے۔ اگر بکشادہ پیشانی اسے سنیں اور آثار کراہت وغیض ظاہر نہ ہوں، جب تو خیر۔ اور اگر دیکھئے کہ صورت بگڑی،

ناک بھوں سمیٹی۔ منہ پر دھوئیں کی مانند تاریکی دوڑی، تو جان لیجئے کہ دلی آگ اپنا رنگ لائی ع

کھوٹے کھرے کا پردہ کھل جائے گا چلن میں

سبحان اللہ! میں عبث امتحان کو کہتا ہوں۔ بارہا امتحان ہو ہی لیا۔ ان صاحبوں میں، نواب دہلوی مصنف ظفر جلیل تھے۔ حدیث عظیم وجلیل ثابت یا محمد اِنّی توجّھتُ بِکَ اِلیٰ ربّی فی حاجتی ھٰذہٖ لتُقضیٰ لی، کہ صحاح ستّہ سے تین صحاح، جامع ترمذی، سنن نسائی سنن ابن ماجہ میں مروی اور اکابر محدثین مثل امام ترمذی وامام طبرانی وامام بیہقی وابو عبداللہ حاکم وامام عبدالعظیم منذری وغیرہم اسے صحیح فرماتے آئے جسے خود حضور پرنور سید یوم النشور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے قضائے حاجت کے لئے تعلیم، اور صحابہ وتابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے زمانۂ اقدس اور حضور کے بعد زمانۂ امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں حاجت روائی کا ذریعہ بنایا، اس میں کیا تھا۔ یہی نہ کہ یا رسول اللہ میں حضور کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف توجہ کرتا ہوں کہ وہ میری حاجت روا فرمائے اس میں معاذ اللہ، قدرت بالذات کی کہاں بو تھی جو نواب صاحب کو پسند نہ آئی، کہ نہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد کا پاس نہ صحابہ وتابعین کی تعلیم وعمل کا لحاظ۔ نہ اکابر حفاظ حدیث کی تصحیح کا خیال، سخت ڈھٹائی کے ساتھ حاشیہ ظفر جلیل پر حدیث صحیح کو بزور زبان وزور بہتان رد کرنے کے لئے عقل وشرع کی قید سے نکل بے دھڑک بے پرکی اڑادی

کہ یہ حدیث قابل حجت نہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون ہ

اس واقعۂ عبرت خیز کا بیان ہمارے رسالہ انھار الانوار میں ہے اب دیکھئے، کہ نہ فقط اولیار بلکہ خود حضور پر نور سید الانبیار علیہ وعلیہم افضل الصلوٰۃ والثنا سے استعانت جائزہ محمودہ، خود حضور اقدس کی فرمودہ صحابہ وتابعین کی معمولہ ومقبولہ صحیح حدیث میں ان لوگوں کا یہ حال ہے۔

قُلْ مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ہ

ثالثاً سب جانے دو۔ سرے سے یہ ناپاک ادّعا ہے کہ بندگان خدا محبوبانِ خدا کو قادر مستقل جان کر استعانت کرتے ہیں، ایک ایسی سخت بات ہے جس کی شناعت پر اطلاع پاؤ تو تدتوں تمہیں توبہ کرنی پڑے اہل لا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پر بدگمانی حرام، اور ان کے کلام کو جس کے صحیح معنی بے تکلف درست ہوں خواہی نخواہی معاذاللہ معنیٔ کفر کی طرف ڈھال لے جانا قطعاً گناہ کبیرہ ہے، حق سبحانہٗ وتعالیٰ فرماتا ہے:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ ہ

اے ایمان والو! بہت گمانوں کے پاس نہ جاؤ۔ بیشک کچھ گمان گناہ ہیں۔

اور فرماتا ہے:

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ۔ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ

پیچھے نہ پڑ اس بات کے جو تجھے تحقیق نہیں۔ بیشک کان، آنکھ دل سب سے سوال ہونا ہے

عَنْهُ مَسْئُوْلًا ۝

اور فرماتا ہے:

لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَيْرًا ۝	کیوں نہ ہوا، کہ جب تم نے اسے سنا تو مسلمان مردوں عورتوں نے اپنی جانوں یعنی اپنے بھائی

مسلمانوں پر نیک گمان کیا ہوتا۔

اور فرماتا ہے:

يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝	اللہ تمھیں نصیحت فرماتا ہے کہ اب ایسا نہ کرنا اگر ایمان رکھتے ہو:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْث	گمان سے بچو کہ گمان سب سے بڑھ کر جھوٹی بات ہے۔

رواہ مالك والبخاری ومسلم وابو داؤد والترمذی ؛

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم:

افلا شققت عن قلبه ؛	تو نے اس کا دل چیر کر کیوں نہ دیکھا؟

رواہ مسلمٌ وغیرہ

علمائے کرام فرماتے ہیں، کلمہ گو کے کلام میں اگر ننانوے (۹۹) معنی کفر

کے نکلیں، اور ایک تاویل اسلام کی پیدا ہو تو واجب ہی اسی تاویل کو اختیار کریں اور اسے مسلمان ٹھیرائیں کہ حدیث میں آیا ہے :

الاسلام یعلو ولا یُعلیٰ اسلام غالب رہتا ہے اور مغلوب نہیں کیا جاتا۔ رواہ الرؤیانی والدار قطنی والبیہقی والضیا والخلیل عن عائذ بن عمرو المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ نہ کہ بلاوجہ منہ زوری سے صاف ظاہر، واضح معلوم معروف معنی کا انکار کر کے اپنی طرف سے ایک ملعون مردود مصنوع مطرود احتمال گھڑیں اور اپنے لئے علمِ غیب اور اطلاع حال کا دعویٰ کر کے زبردستی وہی ناپاک مراد مسلمانوں کے سر باندھیں۔ قیامت تو نہ آئے گی۔ حساب تو نہ ہوگا، ان بہتانوں طوفانوں پر بارگاہ قہار سے مطالبۂ جواب تو نہ ہوگا۔ ہاں ہاں جواب تیار کر رکھو، اس سخت وقت کے لئے جب مسلمانوں کی طرف سے جھگڑتا آئے گا لا الٰہ الا اللہ ہاں اب جانا چاہتے ہیں ستمگر لوگ کہ کس پلٹے پر پلٹا کھاتے ہیں۔ یوں اعتبار نہ آئے۔ تو اپنے کذب کا امتحان کر لو۔ اہل استغاثت سے پوچھو تو کہ تم انبیاء و اولیاء علیہم افضل الصلوٰۃ والثنا کو عیاذاً باللہ خدا یا خدا کا ہمسر یا قادر بالذات یا معین مستقل جانتے ہو۔ یا اللہ عزوجل کے مقبول بندے، اس کی سرکار میں عزت و وجاہت والے، اس کے حکم سے اس کی نعمتیں بانٹنے والے مانتے ہو، دیکھو تو تمہیں کیا جواب ملتا ہے۔

امام علامہ خاتمۃ المجتہدین تقی الملۃ والدین فقیہ محدث ناصر السنۃ ابوالحسن علی بن عبد الکافی سبکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب مستطاب شفاء السقام میں استمداد واستعانت کو بہت احادیث صریحہ سے ثابت کرکے ارشاد فرماتے ہیں:

لیس المراد نسبۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الی الخلق والاستقلال بالافعال ھذا لا یقصدہ مسلم فصرف الکلام الیہ ومنعہ من باب التلبیس فی الدین والتشویش علی عوام الموحدین۔	یعنی نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مدد مانگنے کا یہ مطلب نہیں کہ حضور انور کو خالق اور فاعل مستقل ٹھیراتے ہوں۔ یہ تو اس معنی پر کلام کو ڈھال کر استعانت سے منع کرنا دین میں مغالطہ دینا اور عوام مسلمانوں کو پریشانی میں ڈالنا ہے۔

صدقت یا سیدی جزاک عن الاسلام والمسلمین خیرًا۔ امین۔

فقیہ محدث علامہ محقق عارف باللہ امام ابن حجر مکی قدس سرہ الملکی کتاب افادت نصاب جوہر منظم میں حدیثوں سے استعانت کا ثبوت دے کر فرماتے ہیں:

فالتوجہ والاستغاثۃ بہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم	یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یا

ولغيره ليس لهما معنى
في قلوب المسلمين غير
ذلك ولا يقصد بهما
احد منهم سواه فمن لم
ينشرح صدره لذالك
فليبك على نفسه نسأل
الله العافية والمستغاث
به في الحقيقة هو الله
والنبي صلى الله تعالى
عليه واسطة بينه وبين
المستغيث. فهو سبحنه
مستغاث به والغوث
منه خلقا وايجادا والنبي
صلى الله تعالى عليه وسلم
مستغاث والغوث منه
سببا وكسبا ؂

حضور اقدس کے سوا اور انبیاء
و اولیاء علیہم افضل الصلوٰۃ
والثنا کی طرف توجہ اور ان
سے فریاد کے یہی معنی مسلمانوں
کے دل میں ہیں۔ اس کے سوا
کوئی مسلمان اور معنی نہیں سمجھتا
ہے۔ نہ قصد کرتا ہے۔ تو جس
کا دل اسے قبول نہ کرے۔ وہ
آپ اپنے حال پر روئے۔ ہم
اللہ تبارک تعالیٰ سے عافیت
مانگتے ہیں۔ حقیقتاً فریاد اللہ
عزوجل کے حضور ہے اور نبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے
اور اس فریادی کے بیچ
میں وسیلہ و واسطہ ہیں۔ تو اللہ
عزوجل کے حضور فریاد ہے اور
اس کی فریادرسی یوں ہے کہ مراد کو خلق و ایجاد کرے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے حضور فریاد ہے اور حضور کی فریادرسی یوں ہے کہ حاجت
روائی کے سبب ہوں اور اپنی رحمت سے وہ کام کریں جس کے باعث

اس کی حاجت روا ہو۔

مخالف کو کریما کا مصرعہ یاد رہا کہ:

ندارىم غیر از تو فریاد رس

اور وہ بیشک حق ہے جس کے معنی ہم اوپر بیان کر آئے مگر یہ یاد نہ آیا کہ اس کے کبرائے طائفہ کے اکابر دعمائد حضور پر نور سیدنا و مولانا و غوثنا و ماوٰینا حضرت غوث اعظم غوث الثقلین صلّی اللہ تعالیٰ علی جدّہ الکریم و آبائہ الکرام وعلیہ وعلیٰ مریدیہ ومحبّیہ وبارک وسلم کو فریاد رس مان رہے ہیں۔

شاہ ولی اللہ صاحب لمعات میں لکھتے ہیں:

"امروز اگر کسے را مناسبت بروح خاص پیدا شود، واز آں جا فیض بردارد غالباً بیروں نیست از آنکہ ایں معنی بہ نسبت پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم باشد یا بہ نسبت حضرت امیر المومنین علی کرّم اللہ تعالیٰ وجہہ یا بہ نسبت غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ"

آج اگر کسی کو روحِ خاص سے مناسبت پیدا ہو جائے اور وہ وہاں سے فیض یاب ہو تو غالباً بعید نہیں کہ یہ کمال حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا حضرت علی رضؓ کی مناسبت سے حاصل ہوا ہوگا، یا بہ نسبت غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملا ہوگا۔ م

شاہ عبد العزیز صاحب تفسیر عزیزی میں حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ

علیہ وآلہ وسلم کی محبوبیت بیان کر کے فرماتے ہیں :

" ایں مرتبہ از آں مراتب است کہ ہیچ کس را از بشر نہ داده اند۔ مگر بہ طفیل ایں محبوب برخے از اولیائے امّت او را شمہ محبوبیت آں نصیب شده و مسجود خلائق و محبوب دلہا گشتہ اند مثل حضرت غوث الاعظم و سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء قدس اللہ سرہما "

یہ وہ مرتبہ ہے جو کسی انسان کو نصیب نہ ہوا، ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے اس کا کچھ حصہ اولیائے امّت تک پہنچا، پھر یہ حضرات اس کی برکت سے مسجود خلائق اور محبوب قلوب ہوئے جیسے حضرت غوث الاعظم اور سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء قدس اللہ سرہما ۔ — م ۔

مرزا مظہر جانجاناں اپنے مکتوبات میں تحریر فرماتے ہیں :

" آنچہ در تاویل قول حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالے عنہ قدمی ھٰذہ علیٰ رقبۃ کلّ ولی اللہ نوشتہ اند "

انھیں کے ملفوظات میں ہے :

" التفات غوث الثقلین بحال متوسّلان طریقہ علیہ ایشاں بسیار معلوم باشد ۔ با ہیچ کس از اہل ایں طریقہ

ملاقات نشدہ، کہ توجہ مبارک آں حضرت بحالش مبذول

نیست :

غوث الثقلین کی توجہ اپنے سلسلے سے وابستہ حضرات کی طرف بہت معلوم ہوتی ہے۔ آپ کے سلسلے کے کسی ایسے شخص سے ملاقات نہ ہوئی جو آپ کی توجہ سے محروم ہو۔

ـ م ـ

قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی سیف المسلول میں لکھتے ہیں۔ :

"فیوض وبرکات کارخانۂ ولایت اول بریک شخص نازل میشود، وازاں تقسیم شدہ بہریک از اولیائے عصر میرسد وبہ ہیچ کس از اولیاء اللہ بے توسط او فیضے نمی رسد۔ ایں منصب عالی تا وقت ظہور سید الشرفاء حضرت غوث الثقلین محی الدین عبد القادر الجیلانی بروح حسن عسکری علیہ السلام متعلق بودہ چوں حضرت غوث الثقلین پیدا شد، ایں منصب مبارک بوے متعلق شد۔ وتا ظہور محمد مہدی ایں منصب بروحِ مبارک حضرت غوث الثقلین متعلق باشد ولہٰذا آں حضرت قدمی ھٰذہٖ علیٰ رقبۃ کلِّ ولی اللہ فرمودہ۔ وقول حضرت غوث الثقلین اخی وخلیلی کان

موسیٰ بن عمران نیز برآں دلالت دارد۔

۔ کارخانۂ ولایت کے فیوض پہلے ایک شخص پر نازل ہوئے، پھر اس سے منقسم ہو کر ہر زمانے کے اولیاء کو ملے اور کسی ولی کو ان کے توسط کے بغیر فیض نہ ملا۔ حضرت غوث الثقلین محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ظہور سے قبل یہ منصب عالی حسن عسکری علیہ السلام کی روح سے متعلق تھا، جب غوث الثقلین پیدا ہوئے تو یہ منصب آپ سے متعلق ہوا، اور محمد مہدی کے ظہور تک یہ منصب حضرت غوث الثقلین کی روح سے متعلق رہے گا۔ اس لئے آپ نے فرمایا، "میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔" پھر غوث پاک کا یہ قول "میرے بھائی اور دوست موسیٰ بن عمران تھے" بھی اس پر دلالت کرتا ہے۔" م۔

یہ سب ایک طرف، خود امام الطائفہ، میاں اسمٰعیل دہلوی صراط المستقیم، میں اپنے پیر کا حال لکھتے ہیں:

"روح مقدس جناب حضرت غوث الثقلین، وجناب حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند متوجہ حالِ حضرت الشاں گردیدہ۔" اسی میں ہے "شخصیکہ در طریقۂ قادریہ قصد بیعت می کند البتہ اورا در جناب حضرت غوث الاعظم اعتقادے عظیم بہم میرسد۔"

الی قولہ. کہ خود را از زمرۂ غلامانِ آں جناب می شمارد، اھ
ملخصا۔ اسی میں ہے۔" اولیائے عظام مثل حضرت
غوث الاعظم و حضرت خواجۂ بزرگ الخ۔

حضرت غوث الثقلین اور حضرت خواجہ بہاؤ الدین
نقشبند کی ارواح مبارکہ ان کے حال پر متوجہ تھیں، اسی
میں ہے کہ ایک شخص نے قادری طریقے میں بیعت
کا ارادہ کیا، یعنیٰ اس کو جناب حضرت غوث الثقلین میں
بہت گہرا اعتقاد تھا، الی قولہ، خود کو آں جناب کے غلاموں
میں شمار کیا، اسی میں ہے۔ اولیائے عظام جیسے غوث
پاک رضی اللہ عنہ، اور حضرت خواجہ بزرگ۔

یہی امام الطائفہ اپنی تقریر ذبیحہ مندرج مجموعۂ زبدۃ النصائح
میں لکھتے ہیں:

" اگر، شخصے بزے را خانہ پرورکند، تا گوشت او خوب شود
و او را ذبح کردہ و پختہ فاتحہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ، خواندہ بخوراند، خللے نیست":

اگر کوئی شخص کوئی بکرا گھر میں پالے تاکہ اس کا گوشت اچھا
ہو جائے، اور اس کو ذبح کر کے پکا کر غوث الاعظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ دلائے اور لوگوں کو کھلائے
تو کوئی خلل نہیں۔ م۔

ایمان سے کہیو۔ غوث الاعظم کے یہی معنی ہوئے کہ سب سے بڑے فریادرس، یا کچھ اور، خدا کو ایک جان کر کہنا غوث الثقلین، یہی ترجمہ ہوا، کہ جن و بشر کے فریادرس، یا کچھ اور، پھر یہ کیسا کھلا شرک تمہارا امام اور اس کا سارا خاندان بول رہا ہے۔ قول کے سچے ہو، تو ان سب کو ذرا جی کڑا کر کے مشرک بے ایمان کہہ دو، ورنہ شریعت کیا ان کی خانگی ساختہ ہے، کہ فقط باہر والوں کے لئے خاص ہے۔ گھر والے سب اس سے مستثنیٰ ہیں۔

افسوس اس امام کی تلوّن مزاجیوں نے طائفہ کی مٹی اور بھی خراب کی ہے۔ آپ ہی تو شرک کا قانون سکھائے جس کی بناپر طائفہ کے نواب بھوپالی بہادر دبی زبان سے کہہ بھی گئے، غوث اعظم یا غوث الثقلین کہنا شرک سے خالی نہیں۔ اور آپ ہی جب تلوّن کی لہر آئے تو اپنی موج میں آکر انھیں گھیرے میں دھکا دے اور خود دور کھڑا قہقہے لگائے کہ اِنّی برئٌ مِّنکَ اِنِّیْ اَخافُ اللہَ رَبَّ العالمین o اب یہ بیچارے رویا کریں ؎

اپنا بیڑا کھے گئے اور ہو گئے ندیا پار
بانہہ نہ میری تھام لی سو آن پڑے منجدھار

کون سنتا ہے۔ الحق ؎

دو گونہ رنج و عذاب است جانِ مجنوں را
بلائے صحبتِ لیلیٰ و فرقتِ لیلیٰ

ضعف الطالب والمطلوب ۝ لبئس المولیٰ ولبئس العشیر ۝ وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الحکیم ۔ نعم المولیٰ ونعم النصیر ۝ والحمد للہ رب العالمین وقیل بعدًا للقوم الظّٰلمین ۝ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیّد المرسلین غوث الدنیا وغیاث الدین سیّدنا ومولانا محمّدٍ وّاٰلہٖ وصحبہٖ اجمعین امین ۝

الحمد للہ کہ یہ نہایت اجمالی جواب اور اتنے اجمال پر کافی ووافی موضح صواب چند جلسات میں ۱۶ شعبان المعظم روز مبارک جمعہ ۱۳۱۱ھ بجریہ قدسیہ کو بوقتِ عصر تمام اور بلحاظ تاریخ برکات الامداد لاھل الاستمداد نام ہوا ۔ نفعنی اللہ بہ وبسائر تصانیفی والمسلمین فی الدارین ۱۳۱۱ھ بالنفع الاتم ۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ سیّدنا ومولانا محمد والہٖ وصحبہٖ وسلم ۔ واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اعلم وعلمہٗ جلّ مجدہٗ اتمّ واحکم

تمت

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

عفی عنہ بمحمدن المصطفیٰ النبیّ الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔